



سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

مجله اسلامی

مجله علمی و تحقیقاتی

تألیف

مجله علمی و تحقیقاتی

ویراسته

سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! غیر مقلدین وہابی ہر وہ سہولت جسے عوام کو بھسانے میں آسانی سمجھتے ہیں اسے حدیث شریف کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر کے جائز یا ناجائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں ایک مسئلہ جراب پر مسح کا بھی ہے جو کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے لیکن ان کے نزدیک جائز ہے۔

فقیر نے ان کی غلطی کے ازالہ کیلئے رسالہ ہذا لکھ کر اس کا نام **القول الصواب فی ترک المسح علی الجراب** رکھا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علیہ حبیبہ الکریم

۹۲ ذیقعد ۱۴۰۹ھ بروز سوموار

بہاولپور۔ پاکستان

مقدمہ

جراب پر مسح کرنا ناجائز ہے بلکہ اگر اس سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی اور قیامت میں اس کا حساب ہوگا کیونکہ جراب ایسے ہے جیسے کوئی کپڑا پاؤں پر لپیٹا جائے ہاں انہیں موزے پر قیاس کرنا غلط ہے۔ اس لئے کہ موزہ اور چیز ہے اور جراب چیز ہے دیگر۔ اسی طرح سے آج کل ہمارے ملک میں سوئی یا اونی جرابیں اگرچہ موزوں کی طرز پر ہوں مروج ہوں۔ اس پر مسح کسی صورت میں جائز نہیں کیونکہ موزے کی چند شرائط ہیں:-

۱..... مجلہ ہوں یعنی ٹخنوں تک چڑھا منڈھا ہوا۔

۲..... منعل ہوں یعنی حلا چڑے کا لگا ہوا ہو۔

۳..... تختین ہوں یعنی ایسے دبیز اور محکم کہ تنہا ان کو پاہن کر قطع مسافت کریں تو شق نہ ہو جائیں اور پٹلی پر اپنے دبیز اور محکم ہونے کی وجہ سے ہاندھے بغیر رُکے رہیں، ڈھلک نہ جائیں فوراً پاؤں کی طرف جھن نہ جائیں۔

ان تینوں شرائط سے جو بھی مبرا ہوا جراب نام رکھیں یا کوئی اور اس پر مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔ اگر شرائط پائی جائیں اس کا نام کچھ بھی ہو مثلاً بوٹ جس سے ٹخنے ڈھک جاتے ہیں یعنی وہ بوٹ جو پلٹن والے پہنتے ہیں وہ بوٹ چڑے کے موزے کا حکم رکھتے ہیں اسی لئے ان پر مسح جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، مکتبہ راج ۲ ص ۳۲، ۳۳)

مُدْعِيَانِ عَمَلِ بِالْحَدِيثِ

مضمون مذکورہ بالا احادیث ان مذکورہ بالا شرائط سے ان احادیث مبارکہ کی تخصیص ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزے کے استعمال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے اور وہ احادیث مبارکہ کثرت سے واقع ہیں جو قریب قریب تو اتر کے ہیں اسی لئے امام کرخی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو اسے ناجائز سمجھے اس کے کافر ہو جائے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ جو اسے جائز نہ مانے وہ گمراہ ہے۔ سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل سنت والجماعت کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا یعنی سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ رضی اللہ عنہما سے افضل جاننا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا۔

ازالہ وہم..... اہل سنت و جماعت کی علامات میں سے ان تین امور کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ میں تشریف فرما تھے وہاں رافضیوں کی کثرت تھی تو ان کی وجہ سے ان تینوں کا ذکر فرمایا تاکہ رافضیوں کا رد ہو جائے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جن میں یہ علامات موجود ہوں وہ یقیناً سنی ہو کیونکہ قاعدہ ہے کہ شے کی علامت اس کی حقیقت کو مستلزم نہیں ہے جیسے خوارج (وہابیہ دیوبندیہ) کی علامت مرمنڈانا ہے اس کا بھی یہ معنی نہیں کہ صرف منڈانا ہی وہابیہ کی علامت ہے۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کی کتاب وہابی دیوبندی کی نشانی میں ملاحظہ فرمائیے۔

سوال از مدعیانِ عملِ بالحدیث

جب صحیح بر موزہ حدیث صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کا حلیہ بگاڑنا احادیث کے انکار کے مترادف ہے۔ اسی لئے جراب موزے کی تعریف کے خلاف ہے، ورنہ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر جراب موزہ ہے تو احادیث صحیحہ کی روشنی میں ثابت کیا جائے۔ اگر احادیث مبارکہ کے خلاف ہے تو بدعتِ سیئہ ہے، کیونکہ بدعتِ سیئہ کی یہی تعریف ہے جو احادیث صحیحہ کے خلاف ہو۔ جب بدعتِ سیئہ ہے تو ہر بدعتِ (سیئہ) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جائے گی۔

فتاویٰ ائمہ غیر مقلدین

غیر مقلدین وہابی عمل بالحدیث کے مدعی ہو کر اکثر احادیث فقہی سے کورے ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ تقلید کو حرام سمجھتے ہیں لیکن جب ان کے اکابر کی تحریر پیش کی جائے تو اپنے ائمہ کی تحقیق کو حق سمجھ کر مقلد بن جاتے ہیں۔ اگرچہ ضدی بلا کے ہیں مانتے پھر بھی نہیں، لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اکابر کی تحریر دیکھنے سننے کے بعد شور نہیں مچاتے۔

﴿ استفتاء ﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سوئی یا ہشمنی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ وبینوا وتوجروا
الجواب..... در صورت مرقومہ معلوم کرنا چاہئے کہ سوئی یا ہشمنی جرابوں پر شرعاً مسح کرنا جائز نہیں اس واسطے کہ وہ تحللین نہیں اور
جو چیز تحللین نہ ہو اس پر مسح درست نہیں۔

مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب وضو فرمایا تو جرابوں اور نعلین پر مسح فرمایا۔ ابو یسٰی (ترمذی) نے فرمایا
کہ یہ حدیث صحیح حسن ہے اور بہت سے اہل علم کا قول ہے یہی مذہب ہے سفیان ثوری وابن المبارک و شافعی و احمد و اسحاق کا
وہ کہتے ہیں کہ جو جرابین پر مسح جائز ہے اگرچہ مغللین نہ ہوں۔ بشرطیکہ تحللین ہیں (ترمذی و دیگر کتب احادیث میں ایسے ہی ہے)۔

الانتھین محمد تطف حسین
سید محمد نذیر حسین
ز شرف سید کوئین
خادم شریعت رسول
سید شریف حسین

ہذا الجواب ۱۔ صحیح والحبیب شیخ الرافق خادم العلماء الا برا محمد یارغنی عہد امام و خطیب مفتی مسجد طلائع لاہور، الجواب صحیح احمد علی عہد
مدرس مدرس اسلامیہ خطیب مسجد شاہی لاہور ہذا الجواب صحیح محمد عبدالستار عہد مفتی مسجد شاہی لاہور۔
فائدہ..... فتویٰ مذکورہ غیر مقلدین و بابیہ کے شیخ اکمل میاں نذیر حسین دہلوی کا ہے اس کا شان درود بھی حاضر ہے۔

فتویٰ شیخ الكل

حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نور ربانی میں لکھا ہے کہ یہ فتویٰ میں نے اقامت دہلی ایام میں ۱۳۸۷ھ میں
پیشوائے الجمعیۃ (غیر مقلدین) مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے کرایا تھا جس کو ان کے فرزند سید شریف حسین
صاحب نے لکھا تھا اور انہوں نے اس پر اپنی مہر کر دی تھی۔ تیسری مہران کے شاگرد مولوی محمد تطف حسین صاحب کی ہے
اس کے کچھ عرصہ بعد دوسرا فتویٰ ان کے صاحبزادہ شریف حسین صاحب کا ہے اس پر ان کی مہر اور اسی شاگرد کی ہے۔ علماء احناف
کی تصدیق نہیں کرانی تھی کہ حنفیہ سب اس پر متفق ہیں کہ ان جرابوں پر جو سوئی یا ہشمنی ہوتی ہیں مسح جائز نہیں۔ اب بعض احباب
سفارش سے یہ فتویٰ اس رسالہ کے آخر میں طبع کرایا جاتا ہے کیونکہ پنجاب کے بعض اہل حدیث غیر مقلدین جرابوں پر مسح کرتے ہیں
اور ان کے دیکھا دیکھی بعض جاہل حنفی بھی شاید کرتے ہوں۔ اب بعض علماء احناف کے بھی دستخط کرادیئے ہیں۔

نوٹ..... فتویٰ مع سوال و جواب آئندہ سطور میں من و عن نقل کیا جاتا ہے۔ اس سے فقیر اویسی غلط کام مقصد یہ ہے کہ
دور حاضرہ میں ہر مسئلہ میں سہولت بد نظر رہتی ہے چونکہ سردیوں میں عموماً اور بعض نئی روشنی کے دلدلا بلکہ بعض احباب محض نمائش
کے طور پر جرابین عام پہنتے ہیں۔ اس لئے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جراب پر مسح کر لینے سے وضو نہ ہوگا اور بلا وضو نماز ہوگی ہی نہیں
بلکہ اب مسح کا مسئلہ معلوم کر لینے کے بعد سستی کی تو سخت مجرم ہوں گے، ضد کریں گے تو کفر تک نوبت پہنچے گی۔

۱۔ ہذا الجواب۔ اس شیخ سے تمام فتاویٰ علمائے اہل سنت احناف کے ہیں۔

جرا ب موزہ نہیں

جو لوگ جرابوں کو موزے کی طرح سمجھ کر مسح کرتے ہیں تو وہ شرعی مجرم ہیں اس لئے کہ شرع پاک میں ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کی چند شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

- ☆ موزے چمڑے کے ہوں یا کسی ایسی دبیز چیز کے بنے ہوئے ہوں کہ جن میں سے پانی نہ چھنے جیسے کرکچ و پلاسٹک وغیرہ۔
- ☆ یہ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایک انگل کم ہوں کہ ٹخنے کا کچھ حصہ کھلا رہے تو بھی مسح درست ہے مگر اس میں یہ شرط ہے کہ ایڑی کھلی نہ رہے۔
- ☆ موزہ پاؤں کے ساتھ چمٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے چل پھر سکیں۔

وضو کر کے موزہ پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث (وضو ٹوٹنے) سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص با وضو ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر موزہ پہن لے بعد میں وضو پورا کر لے۔ مسح میں دو فرض ہیں: اول یہ کہ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہو۔ دوم مسح موزے کی پیٹھ پر کیا جائے تو اگر موزہ کے تلے یا کروٹ یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح درست نہ ہوگا۔

موزوں سے سہولت شرعیہ

موزہ پر مسح کی مدت مقرر کیلئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کیلئے تین دن اور تین رات ہے مسح کی مدت پہلی پر جو حدث ہوگا اسی وقت سے شروع ہوگی جس کی تفصیل یہ ہے:-

موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ حدث ہو (یعنی وضو جاتا رہا) اس وقت سے مدت کا شمار ہوگا مثلاً فرض کیجئے کہ صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلا حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے گا اور مسافر جو تھے دن کی ظہر تک مسح کرے گا۔

اگر کسی پر غسل فرض ہو تو وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

مدت ختم ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے نئے وضو کی حاجت نہیں بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کرے۔

دونوں موزے اتارنے سے اگرچہ ایک ہی اترا ہو یوں ہی اگر ایک پاؤں کا اکثر حصہ موزے سے باہر ہو جائے تو بھی وضو جاتا رہا۔

انتباہ..... جب سمجھا گیا کہ موزے کی شرائط کیا ہیں اب خوب یاد رکھئے کہ سوتی یا اونٹنی جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

موزے کی قسمیں

جیسا کہ ہم نے اوپر موزے کی تحقیق عرض کی ہے اس سے مندرجہ صورتوں کو موزے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

خف..... پورا موزہ ہی چمڑے کا ہو جو ٹخنوں کو ڈھانپ لے یا صرف تلہ چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی دہیز چیز کا بنا ہو اس پر بھی مسح جائز ہے۔

منعل..... پر بھی مسح جائز ہے یعنی سوتی یا اونٹنی جراب کا تلہ چمڑہ کا بنا لیا جائے اور اس کو ساتھ ملا کر سی دیا جائے۔ حدیث میں جن جرابوں پر مسح کا ذکر ہے اس سے ایسا ہی موزہ مراد ہے۔

مجلد..... پر بھی مسح جائز ہے یعنی اونٹنی یا سوتی جراب پر چمڑہ کا پانچا بہ چڑھا لیا جائے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ یہ پانچا بہ جرابوں کے ساتھ سی لیا جائے اگر سیانہیں گیا تو مسح جائز نہ ہوگا۔

خلاصہ..... موزہ چمڑے کا ہو یا کسی ایسی چیز کا بنا ہوا ہونا چاہئے جس میں سے پانی نہ چھنے مثلاً پلاسٹک کرچ وغیرہ ایسا بوٹ جو نخنے کو ڈھانپ لے اس پر بھی مسح جائز ہے۔ یعنی اگر کسی نے بوٹ پہنے ہوں اور وضو کرتے وقت ان پر مسح کر لیا تو وضو درست ہو گیا۔ مسح کیلئے یہ ضروری ہے کہ موزہ یا بوٹ ایسے چمڑے کا بنا ہوا ہو کہ بجدہ کرنے میں پاؤں کی انگلیاں مڑ سکیں اور انگلیوں کے پیٹ زمین سے چمٹ سکیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پاؤں کی ایک انگلی کے پیٹ کا زمین سے چمٹ جانا فرض ہے۔ اگر دونوں پاؤں بجدہ میں لگے رہے بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہیں ہوئی۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں اور اپنی نمازیں ضائع کر رہے ہیں۔

☆ دوبارہ فتویٰ جو کرایا گیا تھا وہ یہ ہے ☆

﴿ استفتاء ﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جراثیم سوئی پر یا پشمینہ والیوں پر مسح جائز ہے یا نہیں۔ وبینوا وتوجروا
الجواب و هو المصواب واضح ہو کہ پانکٹا بہ سوئی رقیق پر مسح جائز نہیں، کیونکہ یہ حکم میں خف کے نہیں ہے۔

الجواب خف یلبس علی الخف الی الکعب للبرد او لصيانة الخف الاسفل من الدرن القسانة
و يقال الجر موق والموق ایضا وقال فی شرح کتاب الخرقی الجر موق خف واسع یلبس فوق
الخف فی البلاد الباردة وقال الجوهری و المطرزی الموق خف قصیر یلبس فوق الخف انتھی
ما فی اللمعات شرح مشکوٰۃ للشیخ المحدث دہلوی قال الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی
فی المصنفی شرح الموطا لمالک

حد خف سائر موضع فرض است کہ ممکن باشد تا بلع مشی در آن مسافر اور حاجات خود نزدیک ہو و تر حال و غیر آن نہ منسوخی کہ منع نفوذ
آپ نکلے مانند پانکٹا بہ جامد و نبات و نہ جر موق کہ نلے بالائے خفی پوشند و لبوس در قدم چند قسم است خف و غل و جورب و جر موق
و ہر یکے را ہر دیگرے استعمال نکلے پس فعل سائر تام قدم نیست تا شتا لنگ پس بقیاس ایں صفتے نقصے پیدا شد و خف و ستر ساق
بالائے شتا لنگ لغو است نہ ہر کہ فرضیت غسل را بران موضع راہ نیست پس در حد سائر موضع فرض گفتیم تا بر تمام قدم و اعضاء سائر
ساق دلالت کند و جورب از جامد و نبات و مانند آن ہے باشد و تنقیح آن جسمی است کہ نفوذ آب و منع نکلے پس احتراز کردیم از آن و
جر موق نلے است کہ بالائے خف پوشند پس از آن نیز احتراز کردیم و چون در افراد کفافی کہ در میان مسلمین شائع بودہ است چہ
سلف و چہ خلف نظر کریم امکان مشی در آن صفت لازم ہا تقیم و چون امکان مشی متفاوت است بحسب لطافت خف و کثافت آن
چنانکہ در فعال مے میثم کہ در فعل مترنم طاقت مشی بہت کردہ و کی کردہ کہ اہل بدو میر و تد کجا پس قدر یکہ اہل و نبات از ان متفک
عیستہ اخذ کردیم پس ایں حد مترتب شد و نلے کہ از نمد سائر نمد و غل اورا بجرم کثیف گرفتہ باشد حکم خف وارد و اللہ اعلم بالصواب۔

ز شرف سید کوئین الشفین محمد تلطف حسین ہذا الجواب صحیح محمد عبدالستار عفی عنہ
سید شریف حسین خادم شریعت رسول مفتی مسجد شاہی لاہور

☆ الجواب صحیح خاکسار اصغر علی روحی مدرسہ عربیہ اسلامیہ لاہور

☆ الجواب صحیح محمد عمر خان علی مدرس اسلامیکہ کالج لاہور

☆ ہذا الجواب صحیح والحبیب شیخ الرافق خادم العلماء الابراہیم یار عفی عنہ امام و خطیب مفتی و مسجد طلانی لاہور

☆ کیڑے کی جراب جو چڑے کی طرح موٹی ہو اس پر مسح جائز ہے۔ مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ مسجد ساہواں لاہور

ترجمہ فتویٰ شیخ الكل از اویسی غفرلہ

جرا ب سے وہ موزہ مرا وہ ہے جو گٹوں تک موزے سے اوپر ہوتا ہے جسے سردی کی وجہ سے یا موزے کی حفاظت کیلئے پہنا جاتا ہے تاکہ موزہ گرد و غبار وغیرہ سے محفوظ ہو جائے اسے جرموق و موق بھی کہا جاتا ہے۔ کتاب الخرق کی شرح میں ہے کہ خف ایک بڑا موزہ ہے جو موزے کے اوپر ہوتا ہے سردیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو ہری کہتے ہیں الموق وہ چھوٹا موزہ جو موزہ کے اوپر پہنا جاتا ہے (یہ مضمون لمعات شرح مشکوٰۃ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لیا گیا ہے) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المصطفیٰ شرح الموطاء میں لکھتے ہیں کہ خف وہ ہے جو دھونے والی جگہ فرض کو ڈھانپ لے اور مسافر کو اسے پہن کر چلنے میں دشواری نہ ہو اور موزہ وہ بنا ہوا کپڑا موزہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ وہ پانی کے نفوذ کو نہیں روک سکتا یہ جرا ب کی طرح ہے ایسے ہی جرموق بھی موزے کے مقام مقام نہیں ہو سکتا اور جرموق وہ موزہ ہے جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پاؤں پر ان سب کو موزے کی طرح پہنا جاتا ہے لیکن یہ ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں ہو سکتے مثلاً نعل پاؤں میں گئے کے نیچے تک ہوتی ہے اور اسی لئے یہ موزے کے حکم میں نہ ہوگی کیونکہ اس میں ایک صفت کی کمی واقع ہوگئی یعنی گئے کو نہ ڈھانپنا جو موزے کیلئے ایک شرط گئے ڈھانپنا ہے اور گئے کے اوپر پنڈلیوں تک ڈھانپنا لغو ہے اسلئے کہ موزے کیلئے فرضیت صرف قدموں کو گئے سمیت ڈھانپنا ہے اور پاؤں کے دھونے کی فرضیت بھی گئے سے کچھ اوپر ہے نہ کہ تمام پنڈلیاں دھونا اس لئے ہم نے ابتداء میں کہا تھا۔ جرا ب بھی موزے کے حکم میں نہیں۔ اس لئے کہ وہ کپڑے کی ہوتی ہے یا کسی دوسری چیز کی بنی ہوتی ہے لیکن پانی کو اندر جانے یا اس کے اثر کو نہیں روک سکتی اس لئے وہ موزے کے حکم میں نہیں ہے۔

جرموق۔۔۔ بھی موزے کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اس لئے وہ ایک جھوٹا موزہ ہوتا ہے جو موزے کے اوپر پہنتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ یہ موزے مسلمانوں میں خلفاء عن سلفاء مروج ہیں۔ یہ چڑے کے اور موٹے ہیں اور ان میں چلنا بھرنے آسان ہے ہاں موزے کی لطافت و کثافت کی وجہ سے چلنے میں تیزی اور کمی لازمی امر ہے یہی بات جو لوں کی بھی ہے کہ جن لوگوں کے جوتے پاؤں سے خوب چمٹے ہوتے ہیں ان کی رفتار کم اور جن کے کھلے ہوتے ہیں وہ تیز چل سکتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ جراثیم جو چمڑے سے تیار کر کے نیچے سے چڑے سے ہی کر پہنتے ہیں ان پر مسخ جائز ہے اور وہ موزے کے حکم میں ہیں۔

مرح البحرین..... جیسا کہ امام اہلسنت مجتہد دین و ملت شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ نے لکھا تھا وہی حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہہ ڈالا۔ اس کے باوجود اگر کوئی اپنی ہانکتا ہے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں ہمارا کام ہے کہ قرآن وحدیث اور اقوال علمائے اُمت سے مسئلہ کی تحقیق وہ ہم نے کروئی اب پھر اس کا خلاصہ پڑھئے۔

حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس قسم کا موزہ استعمال فرمایا اور جو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اس کیلئے تین شرائط ہیں:-

۱..... موزہ وہ ہے جو قدموں کے گٹھن کو ڈھانپ لے۔

۲۔...طاہر چمرے کا بیوہ۔

۳..... اتا موٹا (چمڑہ وغیرہ) اور مضبوط کہ باہر سے پانی اندر اثر نہ کر سکے اور چلنے میں خود مضبوط ہو کسی شے کے باندھنے کا محتاج نہ ہو اس شرائط کے بعد جواب کا حال سب کو معلوم ہے صرف سہولت دیکھ کر اور سردی کے بچاؤ کا بہانہ بنا کر نماز پر باد کرنی ہے تو ہزار بار کیجئے کعبہ کو منہ کرنے کی شرائط کو توڑ کر کوئی گنگا کی طرف منہ کرتا ہے تو ہم کیا کریں۔

احادیث المسح علی الخفین

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے کہ بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت احادیث آئی ہیں جو قریب قریب قواثر کے ہیں۔
 احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کوئی خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ علیہم الرضوان سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔

حدیث نمبر ۱..... امام احمد والیوداؤد و حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا۔ میرے رب عزوجل نے اسی کا حکم دیا۔

حدیث نمبر ۲..... دارقطنی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔

حدیث نمبر ۳..... ترمذی و نسائی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن اور تین راتیں ہم موزے نہ اتاریں مگر بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔

حدیث نمبر ۴..... ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔

حدیث نمبر ۵..... ابوداؤد، ترمذی و راوی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔

مسائل و احکام مسح علی الخفین

مسئلہ..... جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

مسئلہ..... عورتیں بھی مسح کر سکتی ہیں۔ مسح کرنے کیلئے چند شرطیں ہیں:-

☆ موزے ایسے ہوں کہ غٹھے چھپ جائیں۔ اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

☆ پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

☆ چمڑے کا ہو یا صرف طلا چمڑے کا اور باقی کسی دیرینہ چیز کا جیسے کرکچ وغیرہ۔

مسئلہ..... ہندو پاکستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

☆ وضو کر کے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور محدث ہونے سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص ہا وضو ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر پہنے بعد میں وضو پورا کر لیا جائے۔

مسئلہ..... اگر پاؤں دھو کر موزے پہن لئے اور حدث سے پہلے منہ ہاتھ دھولیا اور سر کا مسح کر لیا تو بھی مسح جائز ہے اور صرف پاؤں دھو کر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہو گیا تو پھر اب وضو کرتے وقت مسح کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ..... بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دھل گئے اب اگر حدث ہے عیشتز باقی اعضاء دھولے اور سر کا مسح کر لیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ..... وضو کر کے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہو گیا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ..... تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

مسئلہ..... معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کیلئے وہ مدت ہے جو تندرست کیلئے ہے۔

☆ نہ حالت جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جب ہوا ہو۔

مسئلہ..... جب نے جنابت کا تیمم کیا اور وضو کر کے موزہ پہنا تو مسح کر سکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔

مسئلہ..... جب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لئے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھو ڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ اعضاء وضو کرنے سے قبل رہ گئے تھے اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔

☆ مدت کے اندر ہوں اور اس کی مدت مقیم کیلئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین راتیں۔

مسئلہ..... موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس وقت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلا حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر جو تھے دن کی ظہر تک۔

مسئلہ..... مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کر لی تو اگر ایک دن رات پورا کر چکا ہے مسح جائز رہا اور پاؤں دھونا فرض ہو گیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی تو اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کر لے۔

☆ کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھنسا ہوا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھنسا ہو اور بدن تین انگل سے کم دکھائی دے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہو سکتا ہے۔ سلائی کھل جائے تب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز نہ نہیں۔

مسئلہ..... موزہ پھٹ گیا ہو یا سیون کھل گئی ہو اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ..... ایسی جگہ پھنسا کہ سیون کھل گئی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔

مسئلہ..... ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی (جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں) جاسکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے ہو تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ..... نچنے سے اوپر کتنا ہی پھنسا ہو اس کا اعتبار نہیں مسح کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم از کم بقدر تین انگل سے کھینچی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

مسئلہ..... انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے تری لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں ہے۔

مسئلہ..... مسح میں دو فرض ہیں نہ۔

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ (۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

ایک پاؤں کا مسح بقدرہ انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل کا مسح نہ ہوا۔

موزے کے تلے یا گردنوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔

پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت انگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا

تھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا۔

اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا تب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی، اگر ایک ہی جگہ

ہر بار مسح کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔

موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اور

اگر جٹکلف وہاں تک انگلیاں پہنچا دیں اور اگر اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا تو فوراً مسح جاتا رہے گا۔

مسئلہ..... مسح میں نہایت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت ہے۔ ایک بار کر لینا کافی ہے۔

موزے پر پائینا بہ پہنا اور اس پائینا بہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی ہو گیا ورنہ نہیں۔

موزے پہن کر شبنم پر چلایا اس پر پانی گر گیا یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا

ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ..... اگر یزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں۔ عمامہ، برقعہ، نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

مسح کن چیزوں سے توہتا ہے

مسئلہ..... جن چیزوں سے وضو ٹوٹا ہے، ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

مسئلہ..... مدت پوری ہو جانے سے جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھونا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

مسئلہ..... مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتاریں تو ٹخنوں تک پورے موزے کا (چپے اور اگلے بغل اور ایڑیوں پر) مسح کر کے کہ کچھ نہ رہ جائے۔

مسئلہ..... موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ ایک ہی اتارا ہو یونہی اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائیں تو مسح جاتا رہا موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ اوپر نکلا ہوئے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹھوں سے بچوں تک ہے پٹلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ..... موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ..... موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

مسئلہ..... پائکالوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پائکالوں کے اتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ..... اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیرنا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معافی ہے اگر اس میں کوئی دوا بھری ہو تو اس کا کالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ..... کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پر پانی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پانی پر مسح کر کے اور اگر پانی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہیں تو پانی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے ارد گرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کر لیں اور اگر اس پر مسح نہ کر سکتے ہوں تو پانی پر مسح کر لیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کرنا کافی ہے حکمرانی حاجت نہیں اور اگر پانی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پانی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کر لیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر پانی بہا کر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کر لے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہاے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور یعنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔

مسئلہ..... ہڈی کے ٹوٹ جانے سے حنفی باندھی گئی ہو تو اس کا بھی حکم یہی ہے۔

مسئلہ..... حنفی یا پائی کھل جانے یا ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائیگا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کر لیں۔

فتاویٰ السلام

محمد فیض احمد ایسی رضوی غفرلہ